الْحَجُّ لِمَنِ اسْتَطَاعَ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَتَحَ لِعِبَادِهِ أَبْوَابَ الطَّاعَاتِ، وَيَسَّرَ لَهُمْ أَنْوَاعَ الْقُرُبَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَى الْبَرِيَّاتِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَتْبَاعِهِ مَا لَبَّى الْحَجِيجُ فِي الْمَشَاعِرِ الْمُقَدَّسَاتِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾. أما بعد :

عزیزانِ مَن، اَصحابِ ایمان! ہم ایسے ایّامِ بابرکات سے گزر رہے ہیں، جن میں اہلِ ایمان کے دل بے تابی سے خانۂ خدا بیتُ اللہِ الحرام کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں، یہ در حقیقت ربِّ رحمان کے خلیل، جنابِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب ہے، جن سے اُن کے رب نے فرمایا: ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾، "اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو"، تاکہ وہ لوگ اُس گھر کا حج کریں، ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾، "جو اُس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں." لہٰذا حَجّ بیت اللہ صرف اُسی پر فرض ہے جو اُس کی استطاعت رکھتا ہو، جس کے پاس حج کی تمام شرائط پوری ہوں، یعنی جو جسمانی طور پر تندرست ہو، مالی اعتبار سے مستحکم ہو، اور تمام ضروری اجازت نامے اور قانونی اِقدامات مکمل کر سکتا ہو، اور جس شخص

میں اِن شرائط پر پورا اُترنے کی اِہلیت نہ ہو تو وہ معذور ہے؛ البتہ اُس کی سچی نیت پر اُسے اجر ضرور ملے گا، اور گویا کہ وہ حُجّاج کرام اور تلبیہ پڑھنے والوں کے ساتھ شریک ہے، اور کیسے نہ ہو، جب کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا؛ إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ»، "مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے، اور جس وادی کو بھی تم نے طے کیا، تو وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے، اُنہیں عُذر نے روک رکھا تھا".

اور میرے وہ بھائی جنہیں زندگی میں ایک مرتبہ حجِّ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو چکی، وہ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنے رب کا فرض ادا کر دیا، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کر لی، کیونکہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نُزولِ وَحی کے بعد اپنی زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ حج کیا، اور لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: «الْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ»، "حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اِس سے زائد جو ہوگا، وہ نفلی حج ہوگا".

اللہ کے بندو! انسان کی فقہ و بصیرت کا یہ تقاضا نہیں کہ وہ بکثرت حج کو اپنا معمول بنا لے، حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَحُجُّ أَحُجُّ، أَمَا إِنَّكَ قَدْ حَجَجْتَ؛ صِلْ رَحِمًا، أَحْسِنْ إِلَى جَارٍ، تَصَدَّقْ عَلَى مَغْمُومٍ"، "ایک شخص کہتا رہتا ہے: میں حج کرنے جا رہا ہوں، میں حج کرنے جا رہا ہوں! کیا تُم فرض حَجّ ادا کر نہیں چکے؟

تو اَب رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آوٴ، اور پریشان حالوں پر صدقہ وخیرات کرو".

لہٰذا، جس بندہِ مؤمن کو اللہ تعالی نے ایک مرتبہ حجِ اِسلام کی سعادت عطا فرمادی ہو، اُسے زیب نہیں دیتا کہ وہ دوبارہ حج کی خاطر بیت اللہ شریف کے اُن دوسرے حاجیوں کے لیے رُکاوٹ بنے جن پر ابھی یہ فریضہ باقی ہے، کیونکہ اُس کے لیے دوبارہ حج کرنا نفل ہے، جبکہ جس نے حج نہیں کیا اُسکے لیے فرض ہے، اور فرض نفل پر مقدم ہوتا ہے، لہٰذا اُس کے لیے مناسب یہ ہے کہ جو مال اُس نے حجِ نفل کے لیے مخصوص کر رکھا ہے، اُسے نیکی اور بھلائی کے دوسرے کاموں میں خرچ کرے؛ مثلاً کسی دوسرے حاجی کے لیے وقف کردے، یا کسی ضرورت مند پر صدقہ کردے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنْ حَجِّ التَّطَوُّعِ"، "صدقہ، نفل حج سے افضل ہے". اور امام احمد رحمہ اللہ سے جب نفل حج کے خرچ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "يَضَعُهَا فِي أَكْبَادٍ جَائِعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ"، "یہ مال بھوکے پیٹوں پر خرچ کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے".

میرے بھائیو! یاد رکھیے، حج کے علاوہ بھی خیر واِحسان کی اَن گِنت راہیں آپکے لیے کھلی ہیں، لہذا جسے اَسبابِ حج مُیسَّر نہ آئیں، تو وہ غم نہ کرے، اَفسُردہ نہ ہو، بر اَنگیختہ نہ ہو، آہ و واویلا نہ کرے، اور نہ ہی قانون سے بچنے کے لیے کوئی شاطرانہ چال چلے؛ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ خود

کو رَضا بَقضاء کے اَجر سے محروم کرلے گا، صبر کا ثواب کَھوڈالے گا، اور خود کو ایسی مشکلات میں ڈال لے گا جن کا انجام اچھا نہیں ہو گا. کیا وہ نہیں جانتا کہ قانونی نظم وضبط کی پاسداری بجالانا، مُروَّجہ قوانین کی پابندی کرنا، اور اُن لوگوں کو موقع فراہم کرنا جو اَبھی تک اِس فریضے سے محروم ہیں، نیکی کے عظیم دروازے ہیں اور خیر واِحسان کی بہترین صورتیں ہیں؟ وہ اُن اَعمال سے کہاں غفلت کا شکار ہے جو وہ اپنے ملک میں رہ کر بھی اَنجام دے سکتا ہے، جو کہ اجر وثواب میں حج کے برابر ہیں؟ اُنہیں اَعمال میں سے وہ عمل ہے جس کے بارے میں ہمارے نبیِ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ: كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ»، "جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ سورج نکل گیا، پھر اُس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو اُسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا، پُورا، پُورا، پُورا". یعنی حج وعمرے کا پورا ثواب.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ مِنْ بَعْدِهِ. أَمَّا بَعْدُ. **سامعینِ کرام، اَصحابِ اِیمان!** یہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی بابرکات ساعات ہیں جو اَپنی رحمتوں کا سایہ ہم پر دَراز کیے ہوئے ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم! یہ اَیّام رب تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین اَیام ہیں، کیا آپ نے اپنے نبی حبیبِ مصطفیٰ، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سنا؟: «أَفْضَلُ أَيَّامِ الدُّنْيَا: أَيَّامُ الْعَشْرِ». "دنیا کے افضل ترین دن، عشرہِ ذی الحجہ کے دن ہیں". **تو میرے بھائیو!** اللہ کی کتنی عظیم رحمت ہے ہم پر، اور ہم پر کتنا اُس کا اِحسان وکرم ہے، کہ اُس نے اِن دنوں میں ہمارے لیے ایسے اعمال مشروع فرمائے، جو حجِ بیت اُللہ کرنے والوں کے اعمال کے مشابہ ہیں، اگر حُجّاج کرام یومِ عرفہ کو میدانِ عرفات میں وقوف کرتے ہیں، ربِّ کریم سے اُسکی رحمتوں کی برسات مانگتے ہیں، مغفرتوں کے پروانے طلب کرتے ہیں، تو ہم بھی اُسی دن روزہ رکھ کر اپنے رب سے گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے اِزالے کی امید رکھتے ہیں، کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا: «صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ»، "یومِ عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے". اسی طرح اگر حُجاجِ کرام اِس دن رب تعالیٰ کے حضور سَوز وگُداز سے گِڑگڑاتے ہوئے دعائیں مانگتے ہیں، تلبیہ پڑھتے ہیں، تو ہمیں بھی چاہیے کہ اُس دن

ربِّ کریم کے حضور عاجزی ولَجاجَت سے دَستِ سوال بُلند کریں، کیا آپ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں پہنچا: «أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ»، "افضل ترین دعا، یومِ عرفہ کی دعا ہے". پھر جب عید کا دن آتا ہے، اور حُجّاج کرام قربانی کے جانور ذبح کرتے ہیں، تو ہم بھی قربانی کے جانور ذبح کرکے قُربِ الٰہی حاصل کرتے ہیں، اور پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی کرتے ہوئے اَیامِ تشریق کو کھانے، پینے اور اللہ کے ذکر کے اَیّام بنالیتے ہیں، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَيَّامَ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلَّهِ عَزَ وَجَلَّ»، "ایامِ تشریق کھانے، پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں". **تو میرے بھائیو!** عشرہ ذی الحجہ کے اِن عظیم معانی کو اپنے پیشِ نظر رکھیں، اِن مبارک اَیّام سے جی بھر کر فائدہ اُٹھائیں، اپنے رب کی اطاعت کے لیے کمربستہ ہو جائیں، اور اُس کے فضل وکرم پر شکر گُزاری کریں.

اور میرے وہ بھائی، جن پر اللہ رب العزت نے کرم نوازی فرمائی، اور اُنکے لیے سفرِ حج کے اَسباب واُمور آسان فرمادیے، وہ دل وجان سے اِس عظیم نعمت پر اللہ رب العزت کی حمد وثناء بیان کریں، اور یہ جان لیں کہ حج کا قصد رکھنے والوں کے لیے رب تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾، "تو مباشرت جائز نہیں اور نہ گناہ کرنا اور نہ حج

میں لڑائی جھگڑا کرنا"، اور یہ بھی فرمایا کہ: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾، "اور زادِ راہ لے لیا کرو اور بہترین زادِ راہ پرہیز گاری ہے".

اور اپنی دعاؤں میں اپنے اہلِ خانہ کو نہ بھولیں، اپنی قیادتِ رشیدہ کو یاد رکھیں، اور اپنے اِس وطنِ عزیز کے لیے خاص طور پر دعا کریں، جس نے ہمیں بہترین دیکھ بھال، اور عمدہ ترین خدمات فراہم کیں، اور اس کی اعلیٰ اَقدار کا دامن تھامے رکھ کر، اور اِس کی نیک نامی کا پاس رکھ کر، اس وطن کے بہترین سفیر بنیے. اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حُجّاجِ کرام کا سفر آسان فرمائے، اُن کا حج قبول فرمائے، اور انہیں خیر و سلامتی کے ساتھ اپنے وطن واپس لوٹائے.

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾. "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو."

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مُخْلِصِينَ لَكَ الدِّينَ، وَأَكْرِمْنَا بِمَا تُكْرِمُ بِهِ حُجَّاجَ بَيْتِكَ يَا كَرِيمُ، مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالثَّوَابِ الْعَظِيمِ، وَوَفِّقْنَا اللَّهُمَّ لِاغْتِنَامِ الْعَشْرِ، وَاكْتُبْ لَنَا فِيهَا الْمَغْفِرَةَ وَالْأَجْرَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.